آپ ہی پڑھا کریں۔ آئندہ جمعہ کو کوئی خطبہ تصنیف فرما کر ضرور پڑھیے۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی خطبہ شروع ہونے میں دیر ہے میں ابھی خطبہ لکھے دیتا ہوں۔ بادشاہ نے اجازت دے دی اور آپ کے خطبہ سے بہت محظوظ ہوا۔ اور چودہ مواضعات بطور جاگیر عطا فرمائے (خطبات شیخ ابراہیم ملتانی) غرض آپ نے بیدر (محمد آباد) میں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔

سلطان علاؤ الدین کے بعد ہمایوں بہمنی تخت نشین ہوا (۸۶۲ھ تا ۸۶۵ھ) جو بڑا ظالم تھا۔ آپ نے اس کی قربت سے گریز کیا۔ اس کی وفات کے بعد سلطان نظام پشہ تخت پر بیٹھا۔ محمد شاہ بہمنی (۸۶۷ھ تا ۸۸۷ھ) سریر آرائے سلطنت ہوا تو اس نے آپ کو قاضئ شہر کی خدمت پر فائز کیا اور بایما ملکہ مخدومہ جہاں والدہ اپنا اتالیق بھی۔ قضاءت کے سلسلے میں آپ نے اٹھارہ شرائط پیش فرمائیں جن کے منجملہ ایک کڑی شرط یہ تھی کہ سلطان اگر شرع کے خلاف کوئی عمل کرے گا تو اُس پر بھی حدِ شرعی جاری کی جائے گی۔ جو منظور کرلی گئیں۔ آپ نے یہ بیت پڑھی ؎

آنکہ پا از سر نخوت نہ نہادی بر خاک
عافیت خاک شدہ بر او می گزرند

اور اس کا عربی ترجمہ خطبہ میں شامل فرمایا

الذی لایضیع قدمہٗ علی الرغام
صار ترابا یمر علیہ الاقدام

غرض سلطان وقت نے آپ کو بلا تامل دربار میں تشریف لانے کی اجازت دے دی تھی۔ علاؤ الدین بہمنی (۸۳۸ھ) کے دربار میں آپ کی بڑی عزت و حرمت تھی۔ اُمراء و فضلاء بھی بڑی عزت کرتے تھے۔ آپ کے علم و فضل کے معترف تھے۔

سلطان نظام شاہ اور محمد شاہ بہمنی کے اتالیق رہے بلکہ دار التعلیم بہمنیہ کے صدر نشین بھی۔ محمد شاہ نے دینی علوم کی تکمیل آپ ہی سے کی تھی۔

بی بی شاہ ضعیف عورت کے نوجوان لڑکے کا قتل ایک قرابت دار شاہی کے ہاتھوں ہوا جس نے آپ کی دار القضاء میں فریاد کی۔ ملزم محل شاہی میں روپوش ہو گیا۔ سلطان نے بوجہ

قرابت چشم پوشی کی۔ مگر آپ نے سلطان کے سامنے خود اُس کو گرفتار کیا۔ اور مقتول کی ماں سے فرمایا کہ تو خون کا بدلہ لے یا معاف کر دے۔

دوسرا واقعہ

کسی خدمتگار نے ایک عورت سے طلائی زیور بطور رشوت لیا اور اس کو خلافِ واقعہ بیان دینے کی ترغیب دی۔ آپ اس عورت کے مصنوعی بیان کو بھانپ گئے اور فرمایا کہ جس نے یہ بیان دینا سکھلایا ہے اس کو سزا دی جائے گی۔ اُس شخص نے بھاگنے کی کوشش کی مگر دفعتہً اُس کا پاؤں پھسل گیا اور سر اور منہ سے خون جاری ہو گیا اور وہ طلائی زیور نکل پڑا اور شرمندہ ہو کر اس عورت کو واپس کر دیا اور معافی چاہی۔

غرض آپ نے کچھ عرصہ تک قضاءت کے فرائض انجام دیئے اُس کے بعد کنارہ کش ہو گئے اور یادِ الٰہی میں عمر گزار دی۔

آپ شریعت کے سخت پابند تھے اور راہِ حقیقت کے شہسوار تھے۔ مسئلۂ وحدۃ الوجود کے پیرو جس کے رموز و نکات کو سن کر علماء و فضلا حیران ہو جاتے تھے۔ حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرّہ کے والہ و شیفتہ تھے۔ اکثر مشکلات اور اہم اُمور میں حضرت غوث پاک کی امداد اور الہامات سے مستفیض ہوئے۔

وصال آپ نے طبعی عمر پائی، بہت بوڑھے ہو چکے تھے، بالآخر بتاریخ، رجادی الثانی ۸۶۵ھ داعیٔ اجل کو لبیک کہی۔ درگاہ پورہ بیدر کی مسجد کے متصل جنوب میں آپ کا مزار پاک زیارت گاہِ خاص و عوام ہے[1]۔

شیخ ابراہیم کا سلسلۂ طریقت آپ تکمیل علوم ظاہری و باطنی کے حصول کے لئے مرشد کامل کی تلاش میں ملتان سے بمقام بھکر[2] (ضلع سکھر۔سندھ) تشریف لائے اور یہاں

---

[1] مخزن الکرامات صفحہ ۷۲ (مطبوعہ) [2] بھکر۔ دریائے سندھ میں ایک محصور و مستحکم جزیرہ ہے۔ مانگیر اور مقبرہ محمد راجن دلچسپ مقامات ہیں۔ کھجور نیز آم مشہور تھے جو کابل برآمد ہوتے تھے۔ بھکر کا بانی بلوچ بہادر تھا (پندرھویں صدی) ڈیرہ اسماعیل خاں کے پٹھانوں نے آباد کیا تھا۔

میراں سید بخش بھکری جیسے کامل صوفی سے فیض حاصل فرمایا اور مدتوں قیام پذیر رہے اور اپنے پیر طریقت کے نبیرہ سید ابراہیم بھکری (وفات ۸۶۱ھ) کو ارادت اور خلافت سے مشرف فرمایا۔ چنانچہ شجرۂ علماء فرنگی محل لکھنو میں سید صاحب ممدوح کو شیخ ابراہیم ملتانی کا خلیفہ ہونا بیان کیا گیا ہے۔ جس کی تائید تاریخ برہان پور مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۲۵ سے ہوتی ہے نیز مولوی عبدالقدیر صدیقی پروفیسر صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ نے اپنی تقریظ متعلق بہ مخزن الکرامات ترجمہ معدن الجواہر میں تحریر فرمایا ہے کہ

> شیخ محمد ملتانی ابن شیخ ابراہیم ملتانی قدس اسرارہم کے طریقہ عالیہ میں علماء فرنگی محل لکھنؤ منسلک ہیں مگر شیخ صاحب ممدوح کو اپنے والد ماجد سے خلافت کی توثیق نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ آپ کو اس سلسلہ سے خاندانی نسبت ہو۔ یا شیخ ابراہیم ملتانی کے اور بھی خلفاء بیدر میں موجود ہوں۔ غرض آپ کے والد بزرگوار بکھر (سندھ) سے گجرات ہوتے ہوئے بیدر[۵] شریف (محمد آباد) آئے تھے۔"

شجرۂ طریقت فرنگی محل لکھنؤ[۲] میر سید محمد قادری کے خلیفہ شاہ جلال قادری اُن کے میراں سید[۵۲] بخش فرید بھکری (وصال ۱۳ شعبان ۸۱۵ھ) اُن کے خلیفہ شاہ ابراہیم ملتانی ثم بیدری دکن (وصال ۸۶۵ھ) ان کے شاہ ابراہیم بھکری، اُن کے شاہ امان اللہ، ان کے شاہ حسین خدانما، ان کے آٹھ واسطہ سے مولانا محمد قیام الدین عبدالباری فرنگی محلی قدس سرہٗ خلیفہ شاہ عبدالرزاق بانسویؒ، ان کے شاہ نظام الدین مدرس اعلیٰ فرنگی محل۔

---

۵ بیدر (محمد آباد) دارالسلطنت سلاطین بہمنیہ (دکن) حیدرآباد دکن کا ایک ضلع سرکار نظام۔ یہاں کی مٹی سرخ اور عمارتیں بھی سرخ پتھر کی ہیں۔ شہر حیدرآباد دکن سے اسی میل بلندی پر دور واقع ہے۔ قدیم نام بیدر در ڈیدر موسوم بہ راجہ بیڈر ابن راجہ پانڈو (معاصر اسکندر رومی شاہ مقدونیہ نے چودہ سو سال قبل بعثت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آباد کیا تھا، کثرت استعمال سے بیدر ہوگیا اور سلطان محمد شاہ بہمنی نے محمد آباد رکھا) حالات بیدر (از عندلیب عبدالوہاب) صفحہ ۲-۳ مطبوعہ حیدرآباد دکن۔ ۵۲ و ۵۳ شجرۂ طریقت خاندان فرنگی محل مطبوعہ مطبع یوسفی فرنگی محل لکھنؤ و منبع الانساب مؤلفہ سید معین الحق شعبان الملتی صفحہ ۱۱۲ سادات بھکر ص ۲۹۳ قلمی کتبخانہ آصفیہ تاریخ برہان پور ص ۱۲۵ (مطبوعہ دہلی)

میراں سید بخش بھکری جیسے کامل صوفی سے فیض حاصل فرمایا اور مدتوں قیام پذیر رہے اور اپنے پیر طریقت کے نبیرہ سید ابراہیم بھکری (وفات ۸۶۱ھ) کو ارادت اور خلافت سے مشرف فرمایا۔ چنانچہ شجرۂ علماء فرنگی محل لکھنؤ میں سید صاحب ممدوح کو شیخ ابراہیم ملتانی کا خلیفہ ہونا بیان کیا گیا ہے۔ جس کی تائید تاریخ برہان پور مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۲۵ سے ہوتی ہے نیز مولوی عبدالقدیر صدیقی پروفیسر صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ نے اپنی تقریظ متعلقہ مخزن الکرامات ترجمہ معدن الجواہر میں تحریر فرمایا ہے کہ

> شیخ محمد ملتانی ابن شیخ ابراہیم ملتانی قدس اسرارہم کے طریقہ عالیہ میں علماء فرنگی محل لکھنؤ منسلک ہیں مگر شیخ صاحب ممدوح کو اپنے والد ماجد سے خلافت کی توثیق نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ آپ کو اس سلسلہ سے خاندانی نسبت ہو۔ یا شیخ ابراہیم ملتانی کے اور بھی خلفاء بیدر میں موجود ہوں۔ غرض آپ کے والد بزرگوار بکھر (سندھ) سے گجرات ہوتے ہوئے بیدر[۱۵] شریف (محمد آباد) آئے تھے۔"

شجرۂ طریقت فرنگی محل لکھنؤ[۵۲] | میر سید محمد قادری کے خلیفہ شاہ جلال قادری اُن کے میراں سید[۵۳] بخش فرید بھکری (وصال ۱۳ر شعبان ۸۱۵ھ) اُن کے خلیفہ شاہ ابراہیم ملتانی ثم بیدری دکن (وصال ۸۶۵ھ) ان کے شاہ ابراہیم بھکری، اُن کے شاہ امان اللہ، ان کے شاہ حسین خدا نما، ان سے آٹھ واسطہ سے مولانا محمد قیام الدین عبدالباری فرنگی محلی قدس سرہٗ خلیفہ شاہ عبدالرزاق بانسویؒ، ان کے شاہ نظام الدین مدرس اعلیٰ فرنگی محل۔

---

۵۱ بیدر (محمد آباد) دارالسلطنت سلاطین بہمنیہ (دکن) حیدر آباد دکن کا ایک ضلع سرکار نظام۔ یہاں کی مٹی سرخ اور عمارتیں بھی سرخ پتھر کی ہیں۔ شہر حیدر آباد دکن سے اسی میل بلندی پر دور واقع ہے۔ قدیم نام بیدر اور ڈیدر موسوم بہ راجہ بیڈر ابن راجہ پانڈ (معاصر اسکندر رومی شاہ مقدونیہ نے چودہ سو سال قبل بعثت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آباد کیا تھا، کثرت استعمال سے بیدر ہو گیا اور سلطان محمد شاہ بہمنی نے محمد آباد رکھا) حالاتِ بیدر (از عندلیب عبدالوہاب) صفحہ ۲-۳ مطبوعہ حیدر آباد دکن۔ ۵۲ و ۵۳ شجرۂ طریقت خاندان فرنگی محل مطبوعہ مطبع یوسفی فرنگی محل لکھنؤ و منبع الانساب مؤلفہ سید معین الحق شعبان الملتی صفحہ ۱۱۲ سادات بھکر صفحہ ۲۹۳ قلمی کتب خانہ آصفیہ تاریخ برہان پور صفحہ ۱۲۵ (مطبوعہ دہلی)

اولاد

شیخ ابراہیم قدس سرہٗ کے دو صاحبزادے تھے۔ بڑے صاحبزادے کا نام احمد تھا[1]۔ جن کا سن بلوغ کو پہنچنے کے بعد گویا جوانی میں انتقال ہوا، مدفن موضع کنجر کا بزاگ واقع قصبہ پٹنچیرو (ضلع میدک، دکن) جن کا آپ کو بیحد صدمہ ہوا۔ گویا پھر مدت دراز کے بعد آپ نے حضرت غوث اعظم قدس سرہٗ کی روح پرفتوح کی طرف توجہ فرمائی تو اشارہ ہوا کہ تم کو ایک لڑکا ولی کامل پیدا ہوگا۔ چنانچہ حضرت شیخ محمد ملتانیؒ آپ کی وفات سے تین سال قبل پیدا ہوئے۔ والد ماجد کو نعرہ ہائے مسرت سنائی دیئے۔ غیب سے آواز آئی کہ بشارت ہو کہ اس ولادت سے فرشتوں کو خوشی ہوئی۔ یہ فرزند نیک اور ولی وقت ہوگا۔

شیخ محمد ملتانی قدس سرہٗ

حضرت شیخ محمد ملتانی الملقب بہ شمس الدین، کنیت ابوالفتح المعروف بہ ملتانی بادشاہ قدس سرہ، ۸۶۲ھ میں بمقام بیدر (محمد آباد) پیدا ہوئے۔ مادۂ تاریخ ولادت "شمس جہاں تاب" (۸۶۲ھ) گویا آفتاب ولایت کبریٰ افق بیدر سے طلوع ہوا۔ قطعہ[2] تاریخ ولادت یہ ہے ؎

شاہ شمس الدین محمد قادری — طالب و مطلوب ربّ ذو الجلال
کنیت بوالفتح ملتانی لقب — در طریقت بے عدیل و بے مثال
سال میلادش بگوش آمد زغیب — "عارف والا گہر قدسی جمال" (۸۶۲ھ)

والد ماجد کی وفات حسرت آیات کے وقت آپ تین سال کے تھے۔ مولانا عندلیب مؤلف حالاتِ بیدر نے آپ کے والد کی وفات کا ۸۷۴ھ اور شیخ محمد ملتانی کی عمر اس وقت بارہ سال ہونا بیان کیا ہے جو غلط ہے۔ (حالات بیدر صہ۴۶ مطبوعہ) تذکرہ معدن الجواہر سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی۔

سن شعور کے بعد آپ نے علماء وقت سے علوم ظاہری کی تکمیل فرمائی۔ علوم باطنی میں

---

[1] مخزن الکرامات ترجمہ اردو معدن الجواہر فارسی مؤلفہ شیخ عبدالقادر (مطبوعہ)

[2] کتبہ روضۂ شیخ محمد ملتانی بیدر قدس سرہ از جلیل بیناؒئی۔ مکتوبہ ۱۳۷۳ھ

اولاد

شیخ ابراہیم قدس سرہٗ کے دو صاحبزادے تھے۔ بڑے صاحبزادے کا نام احمد[1] تھا۔ جن کا سن بلوغ کو پہنچنے کے بعد گویا جوانی میں انتقال ہوا، مدفن موضع کنجرگا بزاگ واقع قصبہ پٹنچیرو (ضلع میدک، دکن) جن کا آپ کو بیحد صدمہ ہوا۔ گویا پھر مدت دراز کے بعد آپ نے حضرت غوث اعظم قدس سرہ کی روح پرفتوح کی طرف توجہ فرمائی تو اشارہ ہوا کہ تم کو ایک لڑکا ولی کامل پیدا ہوگا۔ چنانچہ حضرت شیخ محمد ملتانیؒ آپ کی وفات سے تین سال قبل پیدا ہوئے۔ والد ماجد کو نعرہ ہائے مسرت سنائی دیئے۔ غیب سے آواز آئی کہ بشارت ہو کہ اس ولادت سے فرشتوں کو خوشی ہوئی۔ یہ فرزند نیک اور ولی وقت ہوگا۔

شیخ محمد ملتانی قدس سرہٗ

حضرت شیخ محمد ملتانی الملقب بہ شمس الدین، کنیت ابوالفتح المعروف بہ ملتانی بادشاہ قدس سرہ، ۸۶۲ھ میں بمقام بیدر (محمد آباد) پیدا ہوئے۔ مادۂ تاریخ ولادت "شمس جہاں تاب" ۸۶۲ھ گویا آفتاب ولایت کبریٰ افق بیدر سے طلوع ہوا۔ قطعہ[2] تاریخ ولادت یہ ہے ؎

شاہ شمس الدین محمد قادری طالب و مطلوب رب ذو الجلال
کنیت بوالفتح ملتانی لقب در طریقت بے عدیل و بے مثال
سال میلادش بگوش آمد زغیب "عارف والا گہر قدسی جمال" ۸۶۲ھ

والد ماجد کی وفات حسرت آیات کے وقت آپ تین سال کے تھے۔ مولانا عندلیب مؤلف حالات بیدر نے آپ کے والد کی وفات کا ۸۷۲ھ اور شیخ محمد ملتانی کی عمر اس وقت بارہ سال ہونا بیان کیا ہے جو غلط ہے۔ (حالات بیدر ص۴۶ مطبوعہ) تذکرہ معدن الجواہر سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی۔

سن شعور کے بعد آپ نے علماء وقت سے علوم ظاہری کی تکمیل فرمائی۔ علوم باطنی میں

---

[1] مخزن الکرامات ترجمۂ اردو معدن الجواہر فارسی مؤلفہ شیخ عبدالقادر (مطبوعہ)

[2] کتبۂ روضۂ شیخ محمد ملتانی بیدر قدس سرہ از جلیل مینائی۔ مکتوبہ ۱۳۴۳ھ

آپ کو شیخ بہاؤالدین انصاری قدس سرہٗ سے ارادت تھی۔ بموجب روایت شیخ اسحاق بن حضرت ممدوح آپ ابتداء میں بایماء حضرت غوث اعظم، شیخ حسن[1] جیلی بنگالی قادریؒ سے بیعت ہوئے جو خاص طور پر آپ کی خاطر بنگال سے بیدر آئے تھے اور مسجد ملک اشرف میں مقیم تھے، جنھوں نے آپ کو اپنی مسند پر بٹھلایا اور بیعت لینے کی اجازت عطا فرمائی تھی مگر خرقۂ خلافت نہیں دیا تھا، اس واقعہ کے بعد آپ بنگال واپس تشریف لے گئے۔ غرض صاحب زیر تذکرہ شرح صدر اور اسرار معارف سے کما حقہ بہرہ اندوز ہوئے۔

سن کہولت میں حضرت محبوب سبحانیؒ کا اشارۂ غیبی ہوا کہ ہم نے تم کو مطلقاً اجازت بیعت دی اور آپ نے اپنے صاحبزادے شیخ ابراہیم کو مرید کیا۔ نیز بہت سے لوگ بیعت سے مشرف ہوئے۔ حتیٰ کہ آپ ضعیف ہوگئے تو آپ کو خیال ہوا کہ بغداد شریف جاکر کسی کامل بزرگ سے خلافت حاصل فرمائیں۔ اسی پس وپیش میں تھے کہ حضرت میراں شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کو خواب میں دیکھا بصد تزک و احتشام نورانی صورت اور صاف ستھرے سفید لباس میں دیکھا مگر پہچان نہ سکے۔ اور تعرف کی خاطر عرض کی، آپ کون ہیں؟ حضرت نے فرمایا میں شیخ عبدالقادر ہوں اور تم کو طریقت کی تعلیم دے کر اجازت مطلقہ دوں گا۔ آپ نے قدم چوم لئے۔ نیز یہ ارشاد فرمایا کہ تم کو خلافت ظاہری عطا کرنے ایک بزرگ قادری الطریقہ تمہارے پاس آئیں گے۔ یہ فرمایا اور غائب ہوگئے شریعت کی سخت پابندی کرتے رہنا۔

کچھ عرصہ بعد شیخ بہاؤالدین انصاری القادری نے شادی آباد مانڈو سے بایماء حضرت محبوب سبحانیؒ خرقہ خلافت بھجوایا اور اجازت بیعت بھی اپنے سلسلہ میں عنایت فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے صاحبزدوں شیخ ابراہیم مخدوم جی، شیخ اسماعیل اور شیخ بدرالدین کو خرقۂ خلافت عطا فرمایا اور بیعت لینے کی اجازت دی اور تاکید فرمائی کہ دنیا و مافیہا سے احتراز کرو، رات دن خدائے تعالیٰ کے ذکر اور فکر، مراقبات میں مشغول

---

[1] مخزن الکرامات مطبوعہ ص۲۳ حکایت ۲۸ [2] ایضاً دولت آباد دکن

رہو۔ اور ہم میں سے ہر ایک کو خاص طور پر اپنا پیراہن، بڑے بھائی شیخ ابراہیم کو اپنا خاص جبہ عطیۂ شیخ بہاؤ الدین انصاری دہلوی، نیز دوسرے فرزندوں شیخ اسماعیل اور شیخ بدرالدین کو علی الترتیب اپنا جبہ اور عمامہ مبارک عطا فرمایا۔[۵۱]

غرض آپ آخر دم تک فیض رسانی خلق اللہ میں مصروف رہے۔

حلیہ مبارک[۵۲] چھریرا بدن، قد متوسط، رنگ مائل بہ سرخی، چہرۂ مبارک منور اور رعب داب کے حامل تھے۔

ہمعصر سلاطین آپ سلطان ہمایوں بہمنی کے عہد میں پیدا ہوئے جس نے ۸۶۲ھ سے ۸۶۶ھ تک حکومت کی۔ چونکہ سلطان محمود بڑا سخت گیر تھا اور ظالم مشہور تھا، بالآخر قتل کر دیا گیا۔ (فرشتہ)

روایت ہے کہ حضرت ملتانی بادشاہ کی زبان سے جب کہ آپ تین سال کے تھے الفاظ "مات ہمایوں" نکلے تھے جو آپ کے مادر زاد ولی ہونے پر دال ہے۔

آپ نے مشہور سلاطین بہمنیہ[۵۳] میں سلطان محمد شاہ بہمنی ۸۶۷ تا ۸۸۷ھ، سلطان محمود شاہ ثانی ۸۸۷ تا ۹۲۴ھ، اور آخری سلاطین بہمنیہ، کلیم اللہ بہمنی ۹۳۰ تا ۹۳۴ھ اور سلطان بابر بانی سلطنت مغلیہ کا زمانہ دیکھا۔

اس کے بعد جب سلطنت بہمنیہ کے ٹکڑے ہو گئے یعنی بیدر میں سلطنت بریدیہ برار میں عماد شاہی، بیجاپور میں عادل شاہی، احمد نگر میں نظام شاہی اور گولکنڈہ میں قطب شاہی قائم ہو گئی تھیں۔ آپ نے قاسم برید (ف ۹۱۰ھ) امیر ۹۲۴ تا ۹۴۹ھ کا زمانہ دیکھا اور اسی کے دور حکومت میں آپ کا وصال ہوا۔ قاسم برید[۵۴] درویشوں کا معتقد تھا ایک مرتبہ تمام مشائخ کو کہلا بھیجا کہ جامع مسجد میں نماز پڑھیں۔ آپ پہلی صف میں منبر کے پاس مصلی بچھا کر بیٹھ گئے۔ حاسدوں نے سلطان سے کہا کہ آپ غرور و تکبر کی وجہ سے

---

۵۱ مخزن الکرامات (مطبوعہ) حکایت ۷ ۵۲ ایضاً۔ صفحہ ۳۶ نقل ۹ وغیرہ

۵۳ سلطان احمد شاہ بہمنی و ظہیر الدین مطبوعہ ۱۳۳۶ھ ۵۴ مخزن الکرامات حکایت ۲۶ مطبوعہ

اس جگہ بیٹھے ہیں۔ سلطان نے اٹھ جانے کو کہا۔ مگر آپ نہیں اٹھے۔ اس نے دفعتہً قرآن کی ایک آیت دیکھی، تو بہت شرمندہ ہوا اور عہد کیا کہ کسی درویش کو تکلیف نہ پہنچاؤں گا۔ اور یہ کہا کرتا تھا کہ دکن میں محمد نام کے دو بزرگ گزرے ہیں: ایک تو حضرت سید محمد گیسو دراز دوسرے شیخ محمد ملتانیؒ۔

قاسم برید کے بعد امیر برید کی اس کے بڑے بھائی کے ساتھ جانشینی کی بڑی سخت کشمکش رہی مگر آپ کی دعا اور توجہ سے وہ تخت پر بیٹھا۔ آپ نے فرمایا تھا تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ نیز "لقب برید ترا دادم وامیری ایں دیار ترا بخشیدم"۔

ابراہیم عادل شاہ بیجاپور (۹۴۱ تا ۹۶۵ھ) نے بیدر پر یلغار کی تھی، اہل شہر آپ کے اہل و عیال گھبرا گئے مگر آپ کی دُعا سے محفوظ رہے۔ (مخزن الکرامات حکایت ۵۱)

ہمعصر امراء خواجہ محمود گاواں المخاطب بہ خواجۂ جہاں (شہید ۸۹۶ھ) نعمان نعمت خاں۔ خواجہ جہاں ترک۔ قوام الملک علی خاں۔ (حکایت ۵۴ صفحہ ۲۵ مخزن الکرامات)

معاصر مشائخ ہمعصر مشائخ آپ کی بزرگی کے قائل تھے اور قدر و منزلت اور احترام ملحوظ رکھتے تھے۔ مثلاً

شیخ ابراہیم گولکنڈوی، شیخ عقیل، شیخ شہر اللہ، سید محمد مہدی جونپوری۔ آخر الذکر کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ مہدی موعود نہیں ہیں۔ بلکہ مہدویت بھی ایک مقام ولایت ہے۔ آپ نے اپنے صاحبزادوں کو ان کی ملاقات کے لئے بھیجا تھا۔

شیخ عبدالاول جیسے علامہ (ف ۹۶۸ھ) کو پانچ دقیق مسائل حل طلب تھے علماء دکن و گجرات و دہلی جس سے قاصر رہے، مولانا داؤد کے ذریعہ علامہ موصوف آپ کی خدمت میں پہنچے جس کو آپ نے مدلل طور پر بحوالہ معتبر کتب حل فرمایا، ان کو بہت تعجب ہوا اور آپ کے تبحرِ علمی اور ولایت حقہ کا اعتراف کیا۔ (حکایت ۵۳ معدن الجواہر)

خلفاء صاحبزادوں میں شیخ ابراہیم عرف مخدوم جی، شیخ اسمٰعیل، شیخ اسحاق، شیخ

بدر الدین' آپ کے خلفاء تھے۔ (حکایت ۳ معدن الجواہر) اور مُریدین میں :
"میاں خدا بخش، مرزا موسیٰ، شیخ احمد، قاضی محمد محتسب، میاں حسین، سید نعیم اللہ، سید حیدر مشہدی، شیخ عبد الکریم، شیخ عبداللہ عرب، شیخ نظام تھنوری (دکن)، شیخ عبداللہ بجنوری (شمالی ہند) شیخ جنید جونپوری (شمالی ہند)، میاں راجی محمد گجراتی، شیخ یوسف بیجاپوری، شیخ بڈھا اودگیری، میاں سید علاؤ الدین، سلطان شاہ بن شیخ گھوڑرو (کارنجہ دکن)، میاں فخر تلوارہ (دکن)، میاں حسان کوہیری (دکن)"
اس سلسلے کے ایک بزرگ زرد علی شاہ (زرد پوش) حیدر آباد دکن میں مشہور تھے۔

فقر و فاقہ و تقویٰ

نعمت خاں خانساماں سلطان محمود بہمنی خوش اعتقاد تھا، جو خوراک اس کو دربارِ سلطانی سے ملا کرتی تھی وہ آپ کی خدمت میں بھی بھیج دیتا مگر آپ تناول نہیں فرماتے اور نہ اپنے اہل و عیال کو کھانے دیتے اور فرماتے کہ بادشاہوں کے گھر کا کھانا مشکوک ہوتا ہے اور وہ غذا منگوا کر ہاتھ سے نچوڑا تو اس سے خون ٹپکنے لگا اور فرمایا کہ بادشاہ انسانوں کا خون چوستے ہیں جس کا ان کو احساس نہیں ہوتا۔ البتہ فقراء پریشان حال اس کو ہضم کر سکتے ہیں، اس سے ہم کو تو فاقہ ہی پسند ہے۔ (معدن الجواہر حکایت نمبر ۵)

محفلِ سماع

حضرت ملتانی بادشاہ" حضرت پیرانِ پیر کا عرس شریف بھی کیا کرتے تھے مشائخ، صلحاء، علماء کا اجتماع رہتا تھا اور سماع بھی۔ مگر اس میں صرف فارسی اشعار تصوف گائے جاتے، آلاتِ موسیقی نہ ہوتے۔ آپ پر عجیب وجد طاری ہو جاتا تھا۔ شعلہ نور چہرۂ مبارک سے جھلکتا تھا۔ (حکایت ۱۹ ترجمہ معدن الجواہر)

تبحّرِ علمی

سطورِ متذکرۂ صدر میں شیخ عبدالاول کے ادق مسائل کے حل کا ذکر آچکا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ سید محمد گیسو دراز قدس سرہٗ کی معرکۃ الآراء تصنیف اسمار الاسرار پر قطب شاہی سلطنت کے ایک علامہ خانوں نے بہت سے اعتراض کئے تھے اور حضرت خواجہ گیسو دراز کے ایک نبیرہ مولانا ابوالحسن سے اصرار کیا کہ ان اعتراضات کو شریعت کے مطابق ثابت کرو ورنہ اپنے جد امجد پر کفر کا فتویٰ جاری کرو۔ آپ کو علم ظاہری میں

مہارت نہ تھی، پریشان ہوگئے۔ اور اس قضیہ کو حضرت شیخ محمد ملتانی کی خدمت میں پیش کیا اور حضرت ممدوح نے مدلل جواب شرع کے مطابق دیئے اور ایسی توضیح فرمائی کہ سب حیران رہ گئے۔ (حکایت ۳۵ ترجمہ معدن الجواہر)

اذکار عربی، فارسی اور ہندی میں اذکار آپ کو ازبر تھے، ہندی اذکار میں مثلاً

"اینہاں توں اونہاں توں بابا فرید شکر گنج"

یعنی جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے۔ (مخازن قادریہ فارسی مخزن ۵ قلمی)

کشفِ قبور کے متعلق بھی ایک ذکر ازبر تھا مثلاً یاروحُ یاروحُ الروح (ص ۳۵)

کمالات توحیدِ حقیقی میں ارشاد فرمایا:

"التوحید، التوحید، التوحید (سہ بار) این اجماع الکل التوحید فرمود۔ سہ بار لفظ توحید ازاں سبب گفتہ کہ توحید را سہ منزل است۔ منزلِ اول عشق است، منزل دوم فنا است، منزل سوم بقا باللہ است۔"

یعنی عشق، فنا فی اللہ اور بقا باللہ گویا توحید کا دارومدار ان تین چیزوں پر ہے۔ (مخازن القادریہ؛ مولانا شمس الدین نبیرہ حضرت۔ قلمی۔ آصفیہ کتبخانہ ص ۵۶۶)

تصانیف آپ کی تصانیف کا پتہ نہیں چلا۔ البتہ اوراد میں ایک کتاب الموسوم بہ "اورادِ مطول" کا تلخیص "اورادِ صغیر" کے نام سے آپ کے کسی مُرید نے کی تھی، جس کا ایک مخطوطہ مکرمی سید محمد بیدری کے پاس تھا جو گیارہ ابواب پر مشتمل ہے، اس کا موضوع اوراد و وظائف ہے جس کی ایک نقل راقم کے پاس موجود ہے۔

حضرت میراں محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کے قول

"قدمی ھٰذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ"

کے متعلق تمام اولیاء سلسلۂ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، مداریہ، مجددیہ وغیرہ قدس اسرارہم نے تصدیق فرمائی ہے۔ چنانچہ خواجہ بہاؤ الدین نقشبند فرماتے ہیں[۵]: قدمہٗ علیٰ عینی بل علی بصری

---

۵ درالدارین فی مناقب غوث الثقلین: غلام علی موسوی مطبوعہ عزیز دکن حیدرآباد ص ۳۱۲

قلبی"۔

اور خواجہ سید محمد گیسو دراز[۱] قدس سرہ نے فرمایا "صدق فصدق فی قولہ "علیٰ رقبۃ کلِ ولی اللہ" اور نو د و نہ[۹۹] نام تحریر فرمائے "یا ساقی الحمیا، یا جمید المحیا، مصباح الظلام، باز الاشہب، قطب المدار الخ"

حضرت اشرف جہانگیر سمنانی[۳] فرماتے ہیں کہ "حضرت اعظمؒ کو مقام وراء الورا ولایت مطلقہ محمدیہ حاصل تھی"۔

حضرت شیخ محمد ملتانی قدس سرہ فرماتے ہیں:

"قولہ "تخلقت بالتحقیق فی کل صورۃ"۔ ففی کل شئ من جمال لوامع"۔ کسے کہ در ہمہ صورت مخلوقات محو شدہ باشد و انوار جمالیہ او در ہمہ چیز درخشندہ اند پس قدم مبارک او بر رقبات اولیاء اولین و آخرین چگونہ نباشد، و ایں انوار جمالیہ او را ہر کس نہ بیند مگر کسے کہ او را توجہ تام و مراقبہ توحید تام باشد، حق تعالیٰ ایں نعمت کبریٰ را ہمیشہ روزی کند"۔

یعنی حضرت غوث اعظم کو بقا باللہ کا مرتبہ ولایت مطلقہ محمدی بوجہ اتم حاصل تھا۔

سلطان احمد شاہ بہمنی ۸۲۵ تا ۸۳۸ھ کے زمانہ میں حضرت غوث اعظم قدس سرہ کی سیادت نسب کے متعلق اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ کسی عالم نے سخت الفاظ استعمال کئے تھے تو سلطان موصوف نے شیخ نور جن جہانگیر خلیفہ شاہ نعمت اللہ کرمانی کو فرمان جاری کیا تھا کہ اس کی تحقیق کی جائے، تو ابن کتیلہ نے بحوالہ مؤلف عمدہ المطالب اس کی توثیق کی تھی کہ حضرت غوث پاکؒ سادات صحیح النسب ہیں۔ یہ ایک معرکۃ الآراء بحث تھی۔ احمد شاہ بہمنی کا فرمان مذکور خانقاہ حضرت ملتانی بادشاہ بیدر میں موجود تھا۔ نیز آپ کے فرزند مخدوم جی شیخ ابراہیم نے مستند کتب سے ایک تالیف الموسوم بہ نسبیۃ لکھی تھی۔ (مخازن القادریہ ص ۲۳۹/۲۴۶ قلمی آصفیہ)

عقائد | آپ توحید مطلق اور عقیدۂ وحدۃ الوجود کے حامی تھے، چنانچہ فرماتے ہیں:

---

[۱] درالدارین ص ۲۹۵ [۲] ایضاً ص ۲۷۶ [۳] " ص ۲۰۲

در ملفوظ خود درباب توحید حق تعالیٰ و وحدت وجود او تعالیٰ در جائے دیگر فرمودہ:
"لاسماء ولا ارض ولاساکن فیھا الاھو ۔ یعنی نہ آسمان نہ زمین نہ ساکن در آں ہر دو مگر وجود حق تعالیٰ است۔ ہر کرا ایں مراقبہ تمام شدہ باشد او داند احاطت حق تعالیٰ در ہمہ مظاہر۔ در قصیدۂ عینیہ قادریہ بسیار جائے بیان توحید حق تعالیٰ است۔ چنانچہ ؎

والخلق عیناہ الحق فی کل ماتری　　　　اسئلک تجلیات من ھو صانع

یعنی رہا کن عین حق را در ہر چیزے می بینی تو آں چیزے را پس آں تجلیات کسے کہ آنکس صانع عالم است۔ مراد آنست کہ جز وجود حق تعالیٰ وجود دیگرے ندانی و در نظر خود می آری" (مخازن قادریہ صفحہ ۵۶۲ قلمی)

وصیت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی خَلَقَنَا وَخَلَقَ احِبَّاءَنَا وَمُرِیْدِیْنَا وَخُلَفَاءَنَا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدِنِ الْھَادِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْوَصِیَّۃَ ثَابِتَۃٌ بِدَلِیْلٍ عَقْلِیٍّ وَنَقْلِیٍّ وَفِعْلِیٍّ۔ ھٰذَا اَقُوْلُ عَلَیْکُمْ اَنِ اتَّخِذُوْا بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ ثُمَّ بِاَقْوَالِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ وَبِمُتَابَعَۃِ طَرِیْقِ شَیْخِنَا سُلْطَانِ الْاَوْلِیَاءِ، دُرَّۃُ الْبَیْضَاءِ قطب الوجود سیف اللہ الموجود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر طرح کی تعریف کا وہی سزاوار ہے جس نے ہمیں اور ہمارے احباب، مریدوں اور خلفاء کو پیدا کیا ہے۔ اور درود وسلام ہو ہمارے سردار اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جنھوں نے ہمیں سیدھی راہ دکھلائی اَمَّا بَعْدُ چونکہ وصیت کرنا عقلی، نقلی اور فعلی تینوں دلیلوں سے ثابت ہے۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہؐ کے پابند رہنا، اس کے بعد صحابۂ کرامؓ اور تابعینؒ کے اقوال پر اور پھر ہمارے شیخ حضرت سلطان الاولیاء دُرّۂ بیضاء، قطب وجود، سیف اللہ الموجود، امام المتصرفین، رئیس المحبوبین، شیخ الثقلین، سرّ اللہ،

امام المتصرفین رئیس المحبوبین شیخ الثقلین سید السادات، سید محی الدین ابی محمد عبدالقادر حسنی

سراللہ سید السادات سید محی الدین ابی محمد الحسینی جعفری الجیلانیؒ کے طریقے پر اقوال اور احوال

السید عبدالقادر حسنی الحسنی الجعفری الجیلانی دونوں میں عمل کرنا۔

رضی اللہ عنہ وارضاہ فی الاقوال والاحوال۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

وصیت نامہ کے بعد زبانی بھی بعض اہم نصیحتیں فرمائیں:۔

"فقراء کی خدمت، محبت اور عشق وعرفان حق کی جدوجہد، توجہ بحق جل وعلا،

دل میں وہم وغم حق تعالیٰ کے متعلق نہ کرو۔ حرص وطمع سے اجتناب۔ آپس میں

موافقت و بھائی چارہ۔ ماں باپ کی خوشنودی ورضا، حسن خلق، تواضع، قناعت

وتوکل اپنا شعار بناؤ۔ مخلوق سے مروت۔ پنج وقتہ نماز پر کاربند رہیں"۔

(مخزن الکرامات حکایت ۶۵)

حضرت غوث الاعظمؒ کے ملفوظات اکثر پڑھتے اور ان پر عمل فرماتے۔ اور ارشاد ہوتا

کہ یہ ملفوظ جامع سلوک مبتدی ومتوسط اور منتہی جو کافی ہے۔

فقراء، ضعفاء اور مساکین سے بڑی شفقت سے پیش آتے اور جو کچھ پاس ہوتا عطا

فرماتے۔ جو نذریں اور فتوحات مریدین ومعتقدین پیش کرتے اُن کو فقراء میں تقسیم فرمادیتے۔

کسی دُنیادار، اُمراء اور سلاطین کے پاس نہ جاتے بقول "سب سے بُرا درویش

وہ ہے جو کسی امیر کے گھر جائے"۔

غرض آپ کے خوارق عادات بہت ہیں۔ سب سے اہم چیز کشف کونی نہیں بلکہ

کشفِ الٰہی ہے۔

راقم الحروف نے بقیام بیدر شریف اکثر آپ کے مزار مبارک کی زیارت کی ہے عجیب

بارگاہ مقدس ہے۔ شیخ محمدؒ گویا فنافی المحمدؐ تھے۔ (مخزن الکرامات حکایت ۶۵ نقد ۹)

ے رسالہ الناظر لکھنؤ ص۶۸ (مضمون حبیب اللہ) ۱۹۱۲ء یا ۱۹۵۳ء۔ غالباً نواب معشوق یار جنگ کا تھا۔

(ملاذی عمر الیافعی) ترجمہ معدن الجواہر میں وصیت نامہ کی تفصیل ہے۔

وصال شریف حضرت ملتانی بادشاہؒ رمضان شریف کے پورے مہینے علیل رہے عیدالفطر کے روز آپ نے اپنے مریدین و معتقدین کو نمازِ عید ادا کرنے کا حکم دیا مگر آپ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے۔ مشاہدۂ الٰہی میں مستغرق تھے اس حالت میں بتاریخ یکم شوال ۹۳۵ھ داعئ اجل کو لبیک کہی۔ بہترؔ سال کی عمر پائی۔

قطعۂ تاریخِ وصال

به علمِ معرفت در اہلِ عرفان محمد شاہ ملتانی کامل
بجستم سال تاریخ وفاتش ندا آمد "بمولیٰ گشت واصل"
۹۳۵ھ

نیز قطعۂ تاریخ ولادت و وصال از جلیل حسن جلیل بیتائی جو حضرت ممدوح کے گنبد پر سنگ مرمر پر کندہ ہے۔

ھُوَ الْبَاقِی

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

شاہ شمس الدین محمد قادری طالب و مطلوب ربِّ ذو الجلال
کنیت بو الفتح ملتانی لقب در طریقت بے عدیل و بے مثال
سالِ میلادش بگوش آمد ز غیب "عارف والا گہر قدسی جمال"
۸۶۲
گفت تاریخِ وصال او جلیل "شمس دیں باصفا بدر کمال"
۹۳۵

(باہتمام مسلمانانِ بیدر ۱۳۴۳ھ)

آپ کا مقبرہ کسی سلطان مابعد نے شہید کردیا تھا۔ شیخ شہر اللہ آپ کے مرید کو بے حد فکر و تردّد ہوا اور آپ کے مزار پر مراقبہ کیا تو حضرتؒ نے فرمایا کہ محبوب و محب میں ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں کوئی فکر نہ کرو۔ بقول امیر خسرو دہلوی ؎

بر در بے نیازیت صد چو حسینؓ کربلا تشنہ بماند در گزر تا بہ زلال کے رسد

اس کے کچھ زمانہ بعد نیا مقبرہ تعمیر ہوا جو اب تک قائم ہے۔ سلاطین آصف جاہی بھی آپ کے معتقد تھے۔ چنانچہ نواب صلابت جنگ فرزند سیوم آصف جاہ اول (ف ۱۱۶۱ھ) اسی درگاہ کے احاطے میں واقع ہے۔

اولاد (مختصر حالات)

صاحب زیر تذکرہ نے حسب ذیل پانچ صاحبزادے عالم فاضل اور عارف کامل اور چار صاحبزادیاں چھوڑیں:

۱۔ شیخ ابراہیم المعروف بہ مخدوم جیؒ۔ سلطان ابراہیم قطب شاہ آپ کا معتقد تھا۔ آپ شادی بمقام گلبرگہ شریف، حضرت خواجہ سید محمد گیسو دراز قدس سرہ کے خاندان میں ہوئی۔ چھ ماہ بیدر شریف میں والد ماجد کے پاس اور چھ ماہ گلبرگہ شریف میں اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس رہا کرتے تھے اور اس شش ماہی میں ایک کتاب تصنیف فرمایا کرتے تھے۔ افسوس ہے کہ کسی تصنیف کا پتہ نہ چل سکا۔ مشہور شاعر فیروز بیدری معاصر ابن نشاطی گولکنڈوی آپ کا مرید تھا جس کا دکنی میں توصیف نامہ منقبت حضرت پیران پیر موجود ہے۔ آپ کی ایک صاحبزادی کی شادی بایار روحانی حضرت غوث اعظمؒ میراں سید حسین ابدال حموی گولکنڈوی متوفی ۱۰۴۹ھ سے ہوئی تھی۔ جن کے فرزند سید عبدالقادر نے ایک تاریخ صحیفۂ ذہبیہ فارسی میں لکھی تھی (قلمی مہتمم)۔ غرض آپ کے تعلقات خاندان حضرت گیسو دراز اور میراں حسین ابدال گولکنڈوی قدس اسرارہم سے تھے۔ آپ کی تاریخ وصال ۲۲ رشوال ۹۷۲ھ بروز چہار شنبہ ہے۔ (مخازن قادریہ قلمی)

مؤلف خزینۃ الاصفیاء غلام سرور لاہوری کا متخرجہ قطعہ وصال یہ ہے ؎

رفت چوں مخدوم از دنیائے دوں　　گشت در فردوس والا جا نگیر
رحلتش مخدوم قطب العالم است　　ہم بخواں ہادی مخدوم الکبیر
۹۷۳ھ

اس میں ایک عدد کی زیادتی ہے، اول الذکر صحیح ہے۔

۲۔ شیخ اسماعیل قادریؒ۔ معاصر عماد شاہ ملک برار۔ صاحب کشف و کرامات تھے۔ وصال ماہ رمضان ۹۸۵ھ۔

۳۔ شیخ اسحاقؒ۔ بڑے جلالی بزرگ تھے۔ نظر میں بڑی تاثیر تھی۔ وصال رمضان ۹۴۵ھ۔ مزار پہلوئے والد ماجد۔ پیشین گوئی کی تھی کہ میں اپنے والد کی وفات کے بعد دس سال زندہ رہوں گا۔

۴۔ شیخ بدرالدینؒ۔ معاصر سلطان ابراہیم قطب شاہ گولکنڈہ۔ آپ کی دعا سے اس کو بادشاہت ملی۔ بموجب اشارہ حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ آپ کا نام عبداللہ کنیت

ابوالعلم اور لقب بدرالدین رکھا گیا۔ بڑے خلیق اور رحم دل تھے۔ آپ کے ملازم اسمٰعیل نامی نے زدوکوب کیا بلکہ کنویں میں ڈال دیا مگر آپ زندہ نکل آئے اور مجرم کا گناہ معاف کردیا۔ ابراہیم قطب شہ کے درباری اُمراء کی سازش سے بایار سلطان آپ کو طلب کرکے شیعہ مذہب اختیار کرنے کی ترغیب دی جائے۔ آپ تشریف لے گئے۔ اہلِ مجلس پر نیز سلطان پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ کچھ زبان سے نہ نکال سکے۔ شیعہ عالم علامہ خواجگی ششدر رہ گیا۔ سلطان نے آپ کو بخیر و خوبی واپس کردیا۔

آپ کا مشغلہ اذکار و اشغال و مراقبات کے علاوہ درس و تدریس حدیث و تفسیر تھا۔ ۲۸ ذیقعدہ ۹۸۱ھ تاریخ وصال ہے۔ ۹۶ سال کی عمر پائی۔

حضرت شیخ محمد ملتانی کی چار صاحبزادیاں تھیں : ۱۔ مرئی بی مریم ۲۔ بی بی عائشہ ۳۔ بوا ... ۴۔ بی بی اللہ دتی — اول الذکر دونوں آپ کی زندگی میں اللہ کی پیاری ہوگئیں۔ آخرالذکر اللہ دتی مغفور سید محمود بن سید محمد احفاد حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ سے منسوب تھیں اور صاحب اولاد تھیں۔ (مخزن الکرامات مطبوعہ ص۳۶ تا ۶۷ و رسالہ الناظر ص)

شجرۂ ارادت حضرت شمس الدین محمد ملتانی قدس سرہٗ :-

او صدیقی جمیل حضرت حسن ہے
اونو کا شہر بنگالہ وطن ہے

حسن اوس کا جمیل القادری نام
ولی (اُن) عظام ہادی خاص ہور عام

او بنگالہ ستی بیدر کو دھلئے
اصحاب ہور (اور) فقیراں سو کرکے

کر اوسجد میں اترے شہر کے بھار
سواراں سوں پیادے اور سردار

بزرگ اک شہر میں بھیجے تمیں جاؤ
محمد بن ابراہیم کوں لیاؤ الخ

پدر نے رحلت کی ہے تم جاکر اون کو مُرید کرلو

جمیل القادری پیرارادت
بہاؤالحق ہوئے پیر خلافت

جمیل القادریؒ خلیفہ نظام الدین فاروقی خلیفہ سراج الدین ولی فیروز و ہادی خلیفہ نورالدین حسن شاہ کانگرہ خلیفہ حضرت سلیمان مہسومیؒ۔
خلیفہ معین الدین اکبر خلیفہ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ۔

ابوالعلم اور لقب بدرالدین رکھا گیا۔ بڑے خلیق اور رحم دل تھے۔ آپ کے ملازم اسمٰعیل نامی نے زدوکوب کیا بلکہ کنوئیں میں ڈال دیا مگر آپ زندہ نکل آئے اور مجرم کا گناہ معاف کردیا۔ ابراہیم قطب شہ کے درباری اُمراء کی سازش سے بایمائے سلطان آپ کو طلب کرکے شیعہ مذہب اختیار کرنے کی ترغیب دی جائے۔ آپ تشریف لے گئے۔ اہلِ مجلس پر نیز سلطان پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ کچھ زبان سے نہ نکال سکے۔ شیعہ عالم علامہ خواجگی ششدر رہ گیا۔ سلطان نے آپ کو بخیروخوبی واپس کردیا۔

آپ کا مشغلہ اذکار واشغال ومراقبات کے علاوہ درس وتدریس حدیث وتفسیر تھا۔ ۲۸ ذیقعدہ ۹۸۱ھ تاریخ وصال ہے۔ ۹۶ سال کی عمر پائی۔

حضرت شیخ محمد ملتانی کی چار صاحبزادیاں تھیں : ۱۔مریم بی بی مریم ۲۔بی بی عائشہ ۳۔بواجی ۴۔بی بی اللہ دتی — اول الذکر دونوں آپ کی زندگی میں اللہ کی پیاری ہوگئیں۔ آخرالذکر اللہ دتی مغفور سید محمود بن سید محمد احفاد حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ سے منسوب تھیں اور صاحب اولاد تھیں۔ (مخزن الکرامات مطبوعہ صفحہ ۳۶ تا ۶۷ و رسالہ الناظر صفحہ ۷)

شجرۂ ارادت حضرت شمس الدین محمد ملتانی قدس سرہٗ :۔

او صدیقی جمیل حضرت حسن ہے
اونو (اُن) کا شہر بنگالہ وطن ہے
حسن اوس کا جمیل القادری نام
ولی عظام ہادی خاص ہور (اور) عام
او بنگالہ ستی بیدر کو دھلئے
اصحاب ہور فقیراں سو کرکے
کہ او مسجد میں اترے شہر کے بھار
سواراں سون پیادے اور سردار
بزرگ اک شہر میں بھیجے تمیں جاؤ
محمد بن ابراہیم کوں لیاؤ الا
پدر نے رحلت کی ہے تم جاکر اون کو مُرید کرلو
جمیل القادری پیرارادت
بہاؤالحق ہوئے پیر خلافت

جمیل القادریؒ خلیفہ نظام الدین فاروقی خلیفہ سراج الدین ولی نیرونڈ و ہادی خلیفہ نورالدین حسن شاہ کانگرہ خلیفہ حضرت سلیمان جہسویؒ۔
خلیفہ معین الدین اکبر خلیفہ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ۔

شجرۂ قادریہ حضرت ملتانی بادشاہ قدس سرہٗ

سید ابو نصر محی الدین (ابن ابی صالح نصر ابن سید عبدالرزاق ابن سیدنا حضرت میراں محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ) سے ضوء احمد کو اُن سے سید حسن کو ان سے سید محمد کو ان سے سید علی کو ان سے سید موسیٰ کو ان سے سید حسن کو ان سے سید احمد حلبی مغربی کو ان سے شیخ ابراہیم انصاری کو ان سے بہاؤالدین انصاری دہلوی ثم دولت آبادی کو ان سے ابوالفتح شمس ملتانی کو ان سے ابراہیم مخدوم (جی) کو ان سے شاہ حسین کو ان سے شاہ محمد اکبر کو ان سے شاہ محمد ثانی کو ان سے شاہ مرتضیٰ کو ان سے شاہ رزاق سرمست کو ان سے شاہ عباس کو ان سے شاہ رزاق کو ان سے احمد شاہ قادری ملتانی (عرف احمد بادشاہ)۔ (شجرۂ منظوم مرقومہ رسالہ توحید ۱۶۵۵ء قلمی آصفیہ) (الاکھنڈ)

شجرۂ منظوم متذکرۂ صدر

بگویم حمد ربّ العالمیں را — عطا کرد بر من عقل و دیں را
کہ احمد شیخ شد از فضل معبود — شد از ارشاد را قبل دید موجود
کر احمد نام حق احنلاق گوید — طفیل از حضرت رزاق گوید
بعرفاں رہ نورد عباس این است — بفیض معنی رزاق سرمست
بہار گلستان شاہ مرتضیٰ نام — بہ اشفاق محمد ثانیہ نام
کہ اکبر مرتضیٰ شد جانفشانی — محمد اکبر است حل کردہ معنی
کہ حضرت شاہ حسین است بود آفاق — کہ از مخدوم ابراہیم پُر اشفاق
کہ شمس الدین ملتانی فتح نام — بہاؤ الدین عارف را ز ہر جام
بفرماں راہ نمائے سید احمد — ہدایت می دہند ہر جا کہ خواہد
مقام ور عیاں سید حسن ست — بد ہر سید موسیٰ کلید است
کہ در بے بہا سید علی ہم — محمد سید دریائے محرم
شدہ سید حسن از مطلع نور — محمد ضوء احمد بہ معمور